Unit 1st

راجندر سنگھ بیدی کی حیات و شخصیت

راجندر سنگھ بیدی یکم ستمبر ۱۹۱۵،کو لاہور میں پیدا ہوئے ۔ ان کا آبایی وطن ڈلے کی تحصیل ڈسکہ ضلیع سیالکوٹ تھا بیدی کے والد کا نام ہیرا سنگھ بیدی اور والدہ کا نام سیودا دیوی تھا والد کھتری سکھ تھا اور والدہ برہمن ۔گیتا کا پاٹھ کرنا ان کا روز کا معمول تھا۔پاس بیٹھ کر بیدی بڑی توجہ سے وہ مہاتم سنا کرتے جو کہانیوں کی صورت میں ہر سبق میں اتے تھے۔چار یا پانچ سال کی بیدی ان کہانیوں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔قصوں اور کہانیوں کی شوق کی ایک اور وجہ تھی۔بیدی کی والدہ آکثر بیمار رہا کرتی تھیں۔بیمار بیوی کا دل بہلانے کےلے بیدی کراۓ پر کتابیں لاتے اور رات میں پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔بیدی لحاف میں دبک کر یہ کہانیاں سنا کرتے تھے۔کہاینوں کا شوق اسطرح پیدا ہوا۔بیدی کے چچا سمپوران سنگھ پراس چلاتے تھے چھ سات ہزار کتابیں ان کی پریس میں موجود تھے بیدی نے وہ کتابیں بھی پڑھ ڈالے ۔اس کا فایدہ یہ ہوا کہ ان کا مطلع بھی واسیع ہوگیا اور زبان و بیان کے رمواز سے بھی ان کی واقفیت میں بے حد اضافا ہوا۔

بیدی نے ابتدایی تعلیم لاہور کے چھاونی کے صدر بازار کے ایک اسکول میں حاصل کی۔اس اسکول میں پانچویں جماعت پاس کر کے انھوں نے ایس بی ایس خالصہ اسکول لاہور میں داخلہ لیا۔یہیں سے ۱۹۱۳ ، میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔پھر ۱۹۳۳، میں ڈی۔اے۔وی کالج لاہور سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کیا۔دوران تعلیم بیدی نے لکھنا بھی شروع کر دیا تھا۔چناچہ ان کی پہلی تخلیق ایک انگیزی نظم کی صورت میں کالج کی میگزین میں شایع ہوئی۔

۱۹۳٤، میں بیدی ڈاک خانہ میں ملازم ہوگئے ۔آدبی زندگی کا آغاز ہوچکا تھا ۔ابتدا میں بیدی نے محسن لاہوری کے نام سے لکھنا شروع کیا۔ان کی پہلی کہانی پنجابی زبان مہں تھی جس کا عنوان "ذُکھ سُکھ" تھا اور یہ لاہور سے نکلنے والے رسالے "سارنگ" میں شایع ہویی تھی۔سارنگ اردو حروف اور پنجابی زبان میں شایع ہوا تھا ۔۔۱۹۳٤ ، میں ان کی شادی ہوگیی ۔بیدی کی بیوی کا نام ستونت کور تھی۔بیدی کے یہاں چار اولادیں ہویے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ۔ایک طرف ازدواجی زندگی اور ملازمت کے مصروفیتیں تھے اور دوسری طرف بیدی کا جنون تخلیق ۔دفتر میں کھبی سترہ تو کھبی اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنا پڑتا۔تھکے ہارے گھر واپس اتے تو گھر کے مسائل ،پھر بھی رات کے دو بجے تک لکھنا یا پڑھنا جاری رہتا ۔دفتر کے اوقات میں بھی اگر زرا سی فرصت ملتی تو قلم اٹھا لیتے۔"بمدوش" "گرمکوٹ" اور "پان شاپ" جیسی کہانیاں ایسی ہی لکھی گیں ۔

بیدی کا پہلا اردو افسانہ جس کا عنوان "مہارانی" کا تحفہ تھا رسالہ "ادبی دنیا"لاہور کے سالنامہ ۱۹۳۷، میں شایع ہوا اور یہ ادبی دنیا میں گزشتہ برس شایع ہونے والے سبھی افسانوں میں بہترین قرار دیا گیا ۔رسالے کے مدیر کی جانب سے اس افسانے پر دس روپہ کا انعام دے گے جس کو حاصل کرنے کےلے انھیں ادبی دنیا کے دفتر کے کی چکر کاٹنے پڑے ۔

ڈاک خانہ کے ملازمت بیدی کے تخلیقی مزاج سے قطعاً مطابیقت نہیں

رکھتی تھی ۔معاشی ضرورتوں کی وجہ سے وہ یہ ملازمت کررہے تھے۔جب اس سے نباہ بالکل ہی ناممکن ہوگیا تو انھوں نے 1943، میں ملازمت سے استعفیٰ دے دیا ۔چھہ ماہ تک دلی کے مرکزی حکومت کے پلبٹی ڈپارنمنٹ میں کام کیا ۔اس کے بعد آل انڈیا ریڈیو لاہور میں بحثییت آرٹسٹ ملازم ہوگے ۔1946، میں وہ آل انڑیا ریڈیو جموں کے ڈائرکٹر ہوگئے ۔کشمیر میں بیدی کا قیام 1949 ، تک رہا اس کے بعد وہ دلی لوٹ آیئے

1949، میں بیدی بمبی آگئے ۔اب انھوں نے فلمی دنیا میں قسمت آزمانے کا فصلہ کر لیا تھا ۔ اس کے بعد وہ بمبئی کے ہوکر ہی رہ گئے اور فلموں میں کہانیاں اور مکالمے لکھتے رہے۔بیدی کی لکھی ہویی چند اہم فلمیں درجیزل ہیں ۔

۱ بڑی بہن 1949

Scanned with CamScanner

۲۔داغ 1952

۳۔مرزا غالب 1954

اس کے علاوہ بیدی نے اپنے "گرمکوٹ" پر اسی نام سے 1955، میں فلم بنایی لیکن وہ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی کافی عرصہ کے بعد 1971، میں بیدی نے اپنے ڈرامے "نقل مکانی"پر "دستک" کے نام سے فلم بنایی یہ فلم بہ حد کامیاب ثابت ہویی۔

اردو فکشن کے دنیا میں ان کی ممتاز مقام و مرتبہ اور فلموں کے تعلق سے ان کی گراں قدر تعاون کے اعتراف کے طور پر انہیں مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔

5فروری1977، میں ان کی بیوی ستونت کور کا انتقال ہوگیا5نومبر 1978، کو بیدی کے جسم کے داہیں حصہ پر فالج گرا اور وہ عرصہ تک صاحب فرش رہے۔مختلف بیماریوں نے انہیں گھیرا تھا ۔ان دنوں اُن کو ایک اور صدمہ برداشت کرنا پڑا ۔21 اکتوبر 1982، کو ان کے بڑے بیٹے فلم ساز اور ہیدایت کار نرنیدر بیدی کا انتقال ہوگیا ۔اس صدمہ نے بیدی کو توڑ کر رکھ دیا ۔اخرکار طویل بیماری کے بعد 11 نومبر 1984 ، کو بمبی میں انتقال ہوگیا۔

راجندر سنگھ بیدی کے فکر و فن

پریم چند کے بعد اردو افسانے کے چار اہم ستوں میں کرشن ،سعادت حسین منٹو راجندر سنگھ بیدی اور عصمت چغاتی قرار دیے جاتے ہیں ۔ان افسانگاروں بیدی بحثیت افسانہ نگار کی اعتبار سے مختلف نوعیت کے حامل ہیں ۔مثلا انھوں نے سماج کا مشاہدہ اس کی اجتماعیت میں نہ کر کے فرد کو افسانہ کا موضوع بنایا ہیں ۔وہ افراد کے باہمی رفقتوں ،علیحدگیوں،ان کی سماجی رویوں اور نفسیاتی الجھوں نیز جزباتی کیفیتوں کو استعارتی و اساطیری حوالوں کے ساتھ پیش کرتے ہے ۔

تہزیب کلچر عقاید اور رسم و رواج ان افراد کے زہنی نشونما پر کسطرح اثر اندوز ہوتے ہے اس کی صحیح اور سچی تصویریں ہمیں بیدی کے افسانوں میں نظر آتے ہیں ۔اس عقاید میں بیدی الگ اور منفرد نظر اتے ہے

بیدی کی ادبی زندگی کا آغاز دوران طالب علمی سے ہی ہوگیا تھا ۔لیکن ان کی اردو افسانہ نگاری کا باقایدہ آغاز 1937، سے ہوتا ہے۔ستمبر 1939، میں بیدی کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "دانہ و دام " منظر عام پر ایا اور شایع ہوتے ہی ارباب فکر و نظر کا توجہ بن گیا ۔

پروفسر محمد مجیب ، ال احمد سرور اور ممتاز افسانہ نگار سعادت حسین منٹو نے انھیں بہ حد سراہا "دانہ و دام" میں درجزیل افسانہ شامل ہیں ۔

۱۔بھولا

۲۔ہمدوش

۳۔من کی من میں

۳۔گرم کوٹ

۵۔چھوکری کی لوٹ

٦۔پان شاپ

۷۔دس منٹ بارش میں

۸۔موت کا راز

Scanned with CamScanner

1942، میں بیدی کے افسانوں کا دوسرا مجموعہ "گرہن" شایع ہوا ۔اس مجموعہ میں درجزیل افسانہ شامل ہیں ۔

۱۔گرہن

۲۔رحمن کے جوتے

۳۔بکی

٤۔غلامی

٥۔پھول اور بڈیاں

٦۔زین العابدین

۷۔گھر میں بازار میں

۸۔دوسرا کنارہ

۹۔الو وغرہ وغرہ

افسانہ نگاری کے ساتھ ہی بیدی نے ڈراما نگاری کی کرف خاطر خواہ توجہ دی ۔1943، میں "بہ جان چیزیں" کے عنوان سے ان کے ڈارمیوں کا آولین مجموعہ شا یع ہوا ۔اس مجموعہ میں درجزیل ڈرامے شامل ہیں۔

۱۔کار کی شادی

۲۔ایک عورت کی نہ

۳۔روح انسانی

٤۔اب تو گبھرا کے

٦۔بے جان چیزیں

۷۔خواجہ سرا

1946، میں انھوں نے اپنے ڈراموں کا دوسرا مجموعہ "سات کھیل" شایع کیا اس مجموعہ میں سات ڈرامے شامل ہیں ۔

۱۔خوجہ سرا

۲۔چانکیہ

۳۔تلچھٹ

٤۔نقل مکانی

٥۔آج

٦۔رحشندہ

۷۔پاؤں کی موچ

مارچ 1949، میں ان کی افسانوں کا تیسرا مجموعہ "کوکھ جلی" منظر عام پر آیا ۔اس مجموعہ میں درجزیل افسانہ شامل ہیں

۱۔لمس

۲۔کوکھ جلی

Scanned with CamScanner

٣۔بیکار خدا

٤۔نامراد

٥۔کشمکش

٦۔جب میں چھوٹا تھا

٧۔ایک عورت

٨۔آگ

1960، میں لاہور سے نکلنے والے مشہور ادبی رسالے "نقوش"میں ان کی ناولٹ "اک چاراد میلی سی" دو قسطوں میں شایع ہوا ۔بعد میں کتابی صورت میں یہ ناولٹ 1962، میں مکتبہ جامعہ نی دلی سے شایع ہوا ۔پنجاب کے دیہی زندگی کے پس منظر میں لکھا گیا یہ ناولٹ بے حد مشہور ہوا ۔بعد میں اس پر ہندوستاں میں اسی نام سے اور پاکستان میں "مٹی نہر چاول " کے نام سے فلم بنی۔

1965، میں بیدی کے افسانوں کا چھوتا مجموعہ "اپنے دُکھ مجھے دے دو" کے نام سے شایع ہوا ۔اس مجموعہ میں شامل افسانوں کے نام درجزیل ہیں ۔

١۔لاجونتی

٢۔جوگیا

٣۔بیل

٤۔لمبی لڑکی

٤۔اپنے دکھ مجھے دے دو

٥۔دیولہ

بیدی کے افسانوں کا پانچویں مجموعہ "ہاتھ ہمارے قلم ہوۓ" مارچ 1974، میں شایع ہوا اس مجموعہ میں دو مضامین اور آٹھ افسانے شامل ہیں ۔

پہلا مضمون بعنوان "ہاتھ ہمارے قلم ہوۓ"زیلی عنوان "اعتراف" کے ساتھ ہے۔اس مضمون میں بیدی نے اپنے چند اہم افسانوں کے حوالے سے باحیثیت افسانہ نگار اپنے اخلاقی نیز نظریاتی کمٹنٹ پر روشنی ڈالی ہے۔

دوسرا مضمون بعنون "آینے کے سامنے" سوانحی نوعیت کا ہے ۔اس مجموعہ میں درجزیل افسانے ہیں ۔

١۔صرف ایک سگریٹ

٢۔کلیانی

٣۔باری کا بخار

٤۔وہ بوڑا

٥۔جنازہ کہاں ہے ۔

دسمبر 1982، میں ان کی افسانوں اور مضامین کا اخری مجموعہ "مکتی بودھ" شایع ہوا اس مجموعہ میں پانچ افسانے اور سات مضامین شایع ہیں جو کہ درجزیل ہیں

افسانے۔۔۔١۔مکتی بودھ

Scanned with CamScanner

۲۔اک باپ بکاؤ ہے

۳۔چشمہ بدور

٤۔بولو

٥۔بلی کا بچہ

مضامین ــــ

۱۔افسانوی تجربہ اور اظہار کے تخلیقی مسائل

۲۔خواجہ احمد عباس

۳۔چلتے پھرتے چہرے

٤۔بیوی یا بیماری

٥۔مہمان

٦۔فلم بنانا کھیل نہیں

۷۔گیتا

اس طرح افسانوں میں شایع بیدی کے افسانوں کی کل تعداد 63قرار پاتی ہیں اس کے علاوہ ان کے کچھ اور افسانے بھی ہیں جو کیسی مجموعہ میں شامل نہنیں کیئے گیئے ہیں ــــــــ

Scanned with CamScanner